از عدالتِ عظمیٰ

کلیکٹر آف سینٹرل ایکسائز، مدراس

بنام

میسرز ایرسن اور کمپنی

تاریخ فیصلہ: 20 مارچ 1997

[اے۔ ایم۔ احمدی، چیف جسٹس آف انڈیا اور ایس پی کر دوکر، جسٹس]

سنٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ، 1944- ایس-5- اے، آئٹم 34(III) اور 40/ نوٹیفکیشن نمبر 71/78 C.E مورخہ 1.3.1978 جیسا کہ نوٹیفکیشن نمبر 80/80 .C. E مورخہ 19.6.1980 کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے— شق 2(1)(ii) —استثنی کے لیے اہلیت- نوٹیفکیشن کے پیرا 2(ii) کے تحت چھوٹ کا دعوی کرنے والا محصول وصول کرنے والی دونوں اشیاء کی کلیئرنس کی مجموعی قیمت پچھلے مالی سال کے دوران 20 لاکھ روپے سے زیادہ نہیں تھی جیسا کہ مذکورہ پیراگراف میں بتایا گیا ہے- قرار پایا کہ: دونوں اشیا 'مخصوص اشیا' ہونے کی وجہ سے، مشخص الیہ کا معاملہ پیراگراف 2(i) میں شامل ہو گا- پیرا 2(1) میں بیان کردہ 15 لاکھ روپے کی زیادہ سے زیادہ حد سے زیادہ اشیاء میں سے کسی ایک کی قیمت، مشخص الیہ چھوٹ کا حقدار نہیں ہے۔

مدعاعلیہ نرخ آئٹم نمبر 34(iii) اور سنٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ، 1944 کے 40 کے تحت ایکسائز ڈیوٹی کی ادائیگی کے جوابدہ ٹریلرز اور اسٹیل فرنیچر تیار کرتا تھا۔ انہوں نے یکم اپریل 1980 سے 30 ستمبر 1980 تک کی مدت کے دوران ادا کی گئی ڈیوٹی کی واپسی کا دعوی کیا اور تاریخ کے نوٹیفکیشن کے پیراگراف 2(ii) کی بنیاد پر چھوٹ کا دعوی کیا۔ 19 جون 1980 اس بنیاد پر کہ پچھلے مالی سال کے دوران دونوں ایکسائز ایبل آئٹمز کی کلیئرنس کی مجموعی قیمت 20 لاکھ روپے سے زیادہ نہیں تھی، جیسا کہ مذکورہ پیراگراف میں بتایا گیا ہے۔ اسسٹنٹ کلکٹر نے رقم کی واپسی کے دعوے کو یہ کہتے ہوئے مسترد کر دیا کہ چونکہ پچھلے سال پیراگراف 2(i) میں مقرر کردہ 15 لاکھ روپے کی زیادہ سے زیادہ حد کو عبور کر لیا گیا تھا، اس لیے مشخص الیہ کو رقم کی واپسی دینے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ اپیل پر، اپیلٹ کلکٹر نے اسسٹنٹ کلکٹر کے نقطہ نظر کو الٹ دیا اور فیصلہ دیا کہ چونکہ

مجموعی قیمت 20 لاکھ روپے سے زیادہ نہیں ہے، اس لیے مشخص الیہ مذکورہ نوٹیفکیشن کے تحت چھوٹ کا فائدہ حاصل کرنے کا حقدار ہے۔ ٹریبونل نے بھی اس نظریے کی تصدیق کی۔ ریونیو نے ٹریبونل کے حکم کے خلاف موجودہ اپیل دائر کی۔

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. مدعا علیہ نوٹیفکیشن کے پیراگراف 2(ii) کے تحت دعوی کردہ چھوٹ کا حقدار نہیں ہے کیونکہ دونوں سامان "مخصوص سامان" ہیں اور پیراگراف 2(i) کے تحت آتے ہیں۔ پیراگراف 2(i) "مخصوص سامان کے ہر نمبر شمار" کی کلیئرنس کی مجموعی قیمت کی بات کرتا ہے جبکہ پیراگراف 2(ii) "ایکسائز ایبل اشیاء" کی بات کرتا ہے جو ایک سے زائد آئٹم کے تحت آتا ہے۔ اس طرح شق (i) "مخصوص اشیا" تک محدود ہے جبکہ شق (ii) "قابل وصول اشیا" سے مراد ہے۔ تمام مخصوص اشیا بھی محصول کے قابل ہو سکتی ہیں، لیکن اگر شق (ii) کو شق (i) سے آزاد کے طور پر پڑھا جائے تو یہ ایک بے ضابطگی کی صورتحال پیدا کرے گی، اس میں ایک کارخانہ دار جو شق (i) کے تحت چھوٹ کا اہل نہیں ہے کیونکہ مجموعی قیمت 15 لاکھ روپے سے زیادہ ہے پھر بھی شق (ii) پر امید کر سکتا ہے اور دعوی کر سکتا ہے کہ چونکہ مخصوص اشیا کی مجموعی قیمت 20 لاکھ روپے سے زیادہ نہیں ہے، تب بھی وہ استثنی کا حقدار ہوگا۔ اس طرح کی تشریح شق (i) کو بے کار بنا دے گی۔ چونکہ دونوں اشیا "مخصوص اشیا" کے بیان محاورہ کے تحت آتی ہیں، اس لیے معاملہ شق (i) کے تحت ہوگا نہ کہ شق (ii) کے تحت۔ لہذا مندرجہ ذیل حکام کے ان احکامات کو خارج کر دیا جاتا ہے جن میں کہا گیا ہے کہ معاملہ شق (ii) کے تحت آتا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4171، سال 1986۔

کسٹمز ایکسائز اینڈ گولڈ (کنٹرول) اپیلی ٹریبونل ٹریبونل، نئی دہلی کے اے نمبر ای ڈی / ایس بی (ٹی) / 81 / 1079-بی آئی آرڈر نمبر 416، سال 1986-بی آئی کے فیصلے اور حکم سے۔

ایم ایس اسگاؤنکر، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، (وائی پی مہاجن، مس سشما سوری کی طرف سے ہیمنت شرما اپیل کنندہ کی طرف سے۔

جواب دہندہ کے لیے کے رام کمار، مس آشا نائر، وائی ایس راؤ اور سی بالا سبرامنیم۔

عدالت کا فیصلہ چیف جسٹس آف انڈیا احمدی نے سنایا۔

کلکٹر سنٹرل ایکسائز، مدراس کی یہ اپیل کسٹمز، ایکسائز اینڈ گولڈ (کنٹرول) اپیلی ٹربیونل ٹربیونل (مختصر طور پر ٹربیونل) کے 8 جولائی 1986 کے فیصلے اور حکم کے خلاف ہدایت کی گئی ہے، جس میں اس نے مرکزی ایکسائز، مدراس کے اپیلنٹ کلکٹر کے 1 اگست 1981 کے حکم کی تصدیق کی ہے جس میں مرکزی ایکسائز، ترونیل ویلی کے اسسٹنٹ کلکٹر کے ذریعے 27 فروری 1981 کو منظور کردہ حکم کو واپس کرتے ہوئے مدعاعلیہ کو ایکسائز ڈیوٹی کی واپسی دی گئی تھی۔ مختصر طور پر بیان کردہ حقائق درج ذیل ہیں۔

مدعاعلیہ نے نرخ آئٹم نمبر 34(iii) اور نرخ آئٹم نمبر 40 کے تحت ایکسائز ڈیوٹی کی ادائیگی کے لیے جوابدہ ٹریلرز اور اسٹیل فرنیچر تیار کیے۔ مدعاعلیہ یکم مارچ 1978 کے نوٹیفکیشن کے تحت چھوٹ کا دعوی کیے بغیر ڈیوٹی کی ادائیگی کے بعد سامان کو صاف کر رہا تھا جیسا کہ بعد میں 19 جون 1980 کے نوٹیفکیشن نمبر 80/80 کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی۔ مذکورہ نوٹیفکیشن کا پیراگراف 2 جو ہمارے مقصد کے لیے متعلقہ ہے اس طرح پڑھتا ہے:

"(2) اس نوٹیفکیشن میں موجود کچھ بھی صنائع پر لاگو نہیں ہو گا۔

(i) اگر پچھلے مالی سال کے دوران ایک یا زائد فیکٹریوں سے گھریلو استعمال کے لیے مخصوص سامان کے ہر نمبر شمار کی کلیئرنس کی مجموعی قیمت، اگر اس کی طرف سے یا اس کی طرف سے کوئی ہو، پندرہ لاکھ روپے سے تجاوز کر گئی ہو۔

(ii) جو مذکورہ بالا پہلی شیڈول کے ایک سے زائد آئٹم نمبر کے تحت آنے والے ایکسائز ایبل سامان تیار کرتا ہے اور پچھلے مالی سال کے دوران ایک یا زائد فیکٹریوں سے گھریلو استعمال کے لیے اس کی طرف سے یا اس کی طرف سے تمام ایکسائز ایبل سامان کی کلیئرنس کی مجموعی قیمت بیس لاکھ روپے سے تجاوز کر گئی تھی۔

مدعاعلیہ نے یکم اپریل 1980 سے 30 ستمبر 1980 کی مدت کے دوران ادا کی گئی ڈیوٹی کی واپسی کا دعوی کیا جس کی رقم 65 روپے تھی، اس عرضی پر کہ پچھلے مالی سال کے دوران دونوں ایکسائز ایبل آئٹمز کی کلیئرنس کی مجموعی قیمت 20 لاکھ روپے سے زیادہ نہیں تھی۔ اسسٹنٹ کلکٹر نے پایا کہ سال 1979-80 کے دوران، مشخص الیہ نے روپے 19,32,960 مالیت کے ٹریلرز اور 1032 روپے مالیت کے اسٹیل فرنیچر کو کل روپے 19,33,992 یعنی 20 لاکھ روپے سے کم کی منظوری دی تھی۔ چونکہ مجموعی قیمت 15 لاکھ روپے سے تجاوز کر گئی ہے، نوٹیفکیشن کے پیراگراف 2(i) کی فقرہ

کے پیش نظر، اسسٹنٹ کلکٹر نے فیصلہ دیا کہ مشخص الیہ چھوٹ کا اہل نہیں ہے اور رقم واپسی کے دعوے کو مسترد کر دیا۔ مشخص الیہ نے اپیل کو ترجیح دی۔ اپیلٹ کلکٹر نے اسسٹنٹ 1 کلکٹر کے نقطہ نظر کو الٹ دیا اور کہا کہ چونکہ مجموعی قیمت 20 لاکھ روپے سے زیادہ نہیں ہے، اس لیے مشخص الیہ مذکورہ نوٹیفکیشن کے تحت چھوٹ کا فائدہ حاصل کرنے کا حقدار ہے اور رقم کی واپسی کا حکم دیا۔ ٹریبونل نے اس ادارے کو ریونیو کی اپیل میں اس نظریے کی تصدیق کی۔ لہذا اپیل۔

نوٹیفکیشن کے پیراگراف 1 سے مراد مخصوص سامان یعنی نوٹیفکیشن سے منسلک جدول کے کالم 3 میں بیان کردہ سامان ہیں۔ پہلے اخذ کردہ پیراگراف 2 میں چھوٹ کی منظوری کے لیے شرائط بیان کی گئی ہیں۔ ٹریلرز اور اسٹیل فرنیچر دونوں مخصوص سامان ہونے کی وجہ سے، مشخص الیہ کا کہنا ہے کہ چونکہ ٹریلرز اور اسٹیل فرنیچر کی قیمت روپے سے زیادہ نہیں تھی:20 نوٹیفکیشن کے پیراگراف 2 کے ذیلی پیراگراف (ii) کو راغب کیا گیا تھا اور لہذا وہ رقم کی واپسی کا حقدار تھا۔ ریونیو دلیل یہ ہے کہ چونکہ پیراگراف 2 کے ذیلی پیراگراف (i) میں مقرر کردہ 15 لاکھ روپے کی زیادہ سے زیادہ حد پچھلے سال میں عبور کی گئی تھی، اس لیے مشخص الیہ کو رقم کی واپسی دینے کا کوئی سوال ہی نہیں تھا۔ ٹریبونل کے سامنے یہ دلیل دی گئی کہ ذیلی پیراگراف (i) اور (2) کو ایک ساتھ پڑھنا چاہیے لیکن ٹریبونل نے محسوس کیا کہ اگر انہیں اس طرح بھی پڑھا جائے تو یہ واضح ہے کہ ذیلی پیراگراف (i) مخصوص سامان کی ایک شے کے لیے 15 لاکھ روپے کی حد طے کرتا ہے جبکہ ذیلی پیراگراف (2) 20 لاکھ روپے کی حد طے کرتا ہے جہاں کلیئرنس مخصوص اور غیر متعینہ سامان دونوں کے لیے ہے۔ یہ تنازعہ ہے۔

پیراگراف 2(i) 'مخصوص سامان کے ہر نمبر شمار' کی کلیئرنس کی مجموعی قیمت کی بات کرتا ہے جبکہ پیراگراف 2 (ii) 'ایکسائزبل سامان' کی بات کرتا ہے جو ایک سے زائد آئٹم کے تحت آتا ہے۔ اس طرح یہ واضح ہے کہ شق (i) 'مخصوص اشیا' تک محدود ہے جبکہ شق (ii) 'قابل وصول اشیا' سے مراد ہے۔ اب تمام مخصوص اشیا بھی ایکسائزایبل ہو سکتی ہیں، لیکن اگر کوئی شق (2) کو شق (i) سے آزاد پڑھتا ہے تو یہ ایک بے ضابطگی کی صورتحال پیدا کرے گی، اس میں ایک کارخانہ دار جو شق (i) کے تحت چھوٹ کا اہل نہیں ہے کیونکہ مجموعی قیمت 15 لاکھ روپے سے زیادہ ہے پھر بھی شق (2) پر امید کر سکتا ہے اور دعوی کر سکتا ہے کہ چونکہ مخصوص اشیا کی مجموعی قیمت جو ایکسائزایبل ہے وہ 20 لاکھ روپے سے زیادہ نہیں ہے، تب بھی وہ چھوٹ کا حقدار ہو گا۔ اس طرح کی تشریح شق (i) کو بے کار بنا دے گی۔ لہذا، ہماری رائے ہے کہ اگر سامان، یعنی تمام اشیاء 'مخصوص سامان' کے بیان

محاورہ کے تحت آتی ہیں تو معاملہ شق (i) کے تحت ہو گا، جیسا کہ موجودہ معاملے میں ہے، نہ کہ شق (ii) کے تحت۔

اس کے مطابق، اپیل کی اجازت دی جاتی ہے اور مندرجہ ذیل حکام کے متنازعہ احکامات کو مسترد کر دیا جاتا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ معاملہ شق (ii) میں آتا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔